السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الف : صحیح مسلم ، باب صلوٰۃ الکسوف میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہما کے الفاظ : ((ثم (ای بعد الخطبۃ) رفع یدیہ فقال : اللھم ھل بلغت)) اورابو نعیم کی روایت عن ثابت البنانی : ((قال ذکر انس ابن مالک وسبعین رجلا من انصار الحدیث وفیہ فما رایت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیھم ...))[حلیۃ الاولیاء للحافظ ابو نعیم الاصبھانیؒ ۱ ۱۲۳

وقال : محب اللہ شاہ راشدی : ھذا حسن حدیث ۔ سے علامہ محب اللہ شاہ راشدیؒ مستدل ہیں کہ نماز کے بعد انفرادی واجتماعی دعا مشروع و مجور ہے ۔ آپ تبصرہ ووضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کی اس صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث سے فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے پر استدلال درست نہیں ۔ اَولا تو اس لیے کہ وہ نماز گرہن کے متعلق ہے اور نماز گرہن میں کئی چیزیں ایسی ہیں ، جو دوسری نمازوں میں نہیں ۔ ثانیاً اس لیے کہ یہ ہاتھ اٹھانا خطبہ میں ہے نہ کہ دعاء میں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہی ((اَللھم ھل بلغت))اس بات پر دلالت کر رہے ہیں ۔ ثالثاً اس استدلال کا تقاضا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اور اس خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر ((اللھم ھل بلغت)) بھی کہا جائے ، مگر یہ استدلال کرنے والے بھی ایسا نہیں کرتے ، آخر کیوں ؟

آپ کی پیش کردہ حلیہ والی روایت کے متعلق مولانا محمد صفدر صاحب عثمانی حفظہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب ''فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی تحقیق'' کے صفحہ نمبر : ۳۳اور نمبر ۳۴ میں لکھتے ہیں : ''اس روایت کو تقریب البغیہ ترتیب احادیث الحلیہ صفحہ ۲ ۳۴۷ میں دیکھا تو اس پر باب یوں باندھا ہے ''قصة بئر معونة'' اور نمبر ۲ کے تحت حاشیہ میں تخریج میں ''أخرجہ البخاری نمبر : ۴۰۹۰ ، ومسلم (۶۸۱) واللفظ للبخاری'' لکھا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو ابن ہشام جلد نمبر ۲ ، صفحہ : ۱۶۹ تا ۱۷۹ ۔ زاد المعاد صفحہ ۲ ۱۰۹ ۔ بخاری ۲ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۸۵ اور الرحیق المختوم صفحہ ۳۹۸ وغیرہ ۔

مزید لکھتے ہیں : ''یہ واقعہ ان ۷۰ قراء کے قتل پر پیش آیا ، جن کو بعض لوگوں نے دھوکہ سے لے جا کر راستہ میں شہید کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاتلوں میں سے بعض کے نام لے کر ان پر نماز کے اندر رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر بد دعاء کی تھی ۔ نیز ہاتھ اٹھانے کی صراحت مسند احمد ۳ ۱۳۷ اور سنن کبریٰ ، بیہقی ۲ ۲۱۱ میں ہے ، لہٰذا اس کا نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے سے کوئی تعلق نہیں ۔'' ۲۲ ۱ ۱۴۲۴ھ

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04